# 13766 ـ مقتدی امام کو ناپسند کرتے ہیں اور امام اس کا علم ہونے کے باوجود نماز پڑھاتا ہے

**سوال**

مقتدی ایك امام كے پیچھے نماز ادا كرنا پسند نہیں كرتے، اور امام كو اس كا علم بھی ہے، چنانچہ اس مسئلہ میں كیا كرنا چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اگر لوگ كسی حق بات كی بنا پر امام كی امامت كرانا ناپسند كرتے ہوں تو اس كا امامت كرانا مكروہ ہے، وہ اسطرح كہ ان كا اس امام كے پیچھے نماز ادا نہ كرنے كا كوئی شرعی سبب اور اس میں دینی نقص ہو، كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" تین قسم كے لوگ ایسے ہیں جن كی نماز ان كے كانوں سے تجاوز نہیں كرتی: بھاگ جانے والا غلام حتی كہ وہ واپس پلٹ آئے، اور وہ عورت جس نے خاوند كی ناراضگی میں رات بسر كی، اور وہ امام جسے قوم ناپسند كرتی ہو"

اسے امام ترمذی نے روایت كیا اور حسن قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

اگر تو اس امام كو كسی دینی معاملے میں ناپسند كرتے ہوں، مثلا اس كی كذب بیانی، یا ظلم، یا جہالت، یا بدعت وغیرہ، اور كسی دوسرے امام كو اس لیے پسند كرتے ہوں كہ وہ دینی معاملات میں زیادہ صالح ہے، مثلا وہ سچائی اختیار كرنے والا ہو، اور دینی علم زیادہ ركھے، تو اسے امام بنانا واجب ہے جسے وہ دین كی بنا پر پسند كرتے ہیں، نہ كہ اسے امام بنائیں جسے وہ ناپسند كرتے ہوں.

جیسا كہ درج ذیل حدیث میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان كیا ہے:

فرمان نبوی ہے:

" تین قسم كے افراد كی نماز ان كے كانوں سے تجاوز نہیں كرتی: وہ شخص جو كسی قوم كی امامت كروائے اور لوگ اسے ناپسند كرتے ہوں، اور وہ شخص جو نماز لیٹ كر كے ادا كرے، ایك وہ شخص جس نے كسی آزاد شخص كو

غلام بنا ليا "

اور شيخ الاسلام كا يہ بھی كہنا ہے:

اگر امام اور مقتدی كے درميان اہل اھواء اور خواہشات يا پھر مذاہب جيسا تنازع اور عداوت ہو تو اسے ان كی نماز ميں جماعت كی امامت نہيں كروانی چاہيے؛ كيونكہ امامت تو اتفاق اور الفت كے ساتھ ہوتی ہے، اور اسی ليے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم آپس ايك دوسرے سے عليحدہ نہ كھڑے ہو وگرنہ تمہارے دل بھی اختلاف كرينگے" اھـ

ليكن اگرامام دين اور اخلاق و سنت كا مالك ہو، اور لوگ اسے ناپسند كرنے لگيں تو ايسے امام كے حق ميں اس كی امامت كو ناپسند نہيں كيا جائيگا، بلكہ اسے ناپسند كرنے والا ہی قابل عتاب اور سزا ٹھرے گا.

بہر حال امام اور مقتديوں كے مابين اتحاد اور الفت قائم ہونی چاہيے، اور وہ نيكی و بھلائی ميں ايك دوسرے كا تعاون كريں، اور خواہشات اور شيطانی اغراض كے پيچھے چلتے ہوئے آپس ميں بغض و عناد اور عداوت سے كنارہ كش رہيں، چنانچہ امام كو چاہيے كہ وہ مقتديوں كے حقوق كا خيال ركھے اور انہيں مشقت اور مشكلات ميں نہ ڈالے، اور ان كے احساسات كا احترام كرے.

اور مقتديوں كو بھی چاہيے كہ وہ امام كے حقوق كا خيال كريں، اور اسے عزت ديں اور احترام كريں، اجمالا يہ ہے كہ ہر ايك فريق كو دوسرے كے بارہ ميں صبر وتحمل سے كام لينا چاہيے، اور بلا وجہ ہی كسی دوسرے پر تنقيد اور كيچڑ نہيں اچھالنا چاہيےجو اس دين اور مروءت كے خلل اور كمی ميں سے نہ ہو، كيونكہ انسان كمی و كوتاہی كا پتلا ہے "

ديكھيں كتاب: المخلص الفقھی ( 1 / 155 - 156 ).

واللہ اعلم .